مولانا محمد یوسف لدھیانوی

حضرتِ شیخ اور طحاوی شریف

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ کو حق تعالیٰ شانہ نے جن خصوصی انعامات سے نوازا، ان میں سے ایک خاص الخاص انعام علوم حدیث اور انفاس نبویہ کی خدمت ہے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد حق تعالیٰ شانہ آپ سے کسی نہ کسی طرح حدیث کی خدمت لیتے رہے' قریباً نصف صدی تو حدیث شریف کی تدریس میں گزری، اس کے علاوہ آپ نے علم حدیث پر جو علمی مآثر چھوڑے ہیں' ان کی مختصر تفصیل یہ ہے:

ا:...... بخاری شریف کی مشہور شرح ''فیض الباری '' جو آپ کے شیخ انور رحمۃ اللہ علیہ کے افادات کا مجموعہ ہے، اسے مرتب تو حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا، لیکن اس کی تالیف میں بھی حضرت بنوری نور اللہ مرقدہ کے مشورے اور علمی افادات شریک رہے۔ اس سلسلہ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ بعض عجیب لطائف بھی سنایا کرتے تھے اور پھر اس کی طباعت اور تقدیم کا سارا کام حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا اور قریباً ایک سال تک اس میں منہمک رہے۔

۲:...... جامع ترمذی کی شرح ''معارف السنن '' تالیف فرمائی۔ یہ حضرت مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کے مقالہ کا مستقل موضوع ہے۔

۳:...... اپنے ادارہ میں تخصص فی الحدیث کا شعبہ قائم فرمایا' جو اپنے کام کی نوعیت کے اعتبار سے شاید پورے عالم میں منفرد مقام رکھتا ہے۔ تخصص فی الحدیث کے شرکاء سے حدیث کے انتہائی اہم موضوعات پر مقالات لکھوائے، جن کی اہمیت وافادیت کا صحیح اندازہ اشاعت کے بعد ہی امت لگا سکے گی۔

۴:...... جامع ترمذی کی تقریر ''العرف الشذی '' کی تصحیح بھی فرمائی، جس کا نسخہ محفوظ ہے۔

۵:...... جامع ترمذی کے ''وفی الباب '' کا کام شروع فرمایا' جس کی تکمیل آپ کے تلمیذ رشید مولانا

حبیب اللہ صاحب مختار فرما رہے ہیں۔ (اس پر ”لب اللباب“ کے نام سے مستقل مقالہ ملاحظہ فرمائیے)۔

۶:......سنن ابوداؤد کے مشکل مقامات پر تعلیقات وحواشی بھی تحریر فرمائے، یہ غیر مطبوعہ شکل میں محفوظ ہیں۔

۷:......نصب الرایہ کی طباعت، تقدیم اور تحشیہ کی خدمت۔

۸:......امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح ”معانی الآثار“ کی خدمت کا آغاز فرمایا۔ ذیل میں اسی کا تعارف مقصود ہے۔

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبقریت اور فقہ وحدیث میں ان کی مہارت و حذاقت کے بڑے مداح تھے۔ فرماتے تھے کہ: ان کے معاصرین میں بھی کوئی ان کا ہمسر نہیں تھا اور بعد کے محدثین میں سے کسی کو ان کے مقام رفیع تک رسائی نصیب نہیں ہوئی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تخصص فی الحدیث کے بعض شرکاء کو مقالہ نویسی کے لئے یہ موضوع دیا تھا۔ ”الامام الطحاوی ومیّزاته بین معاصریه“ یعنی امثال ونظائر سے یہ ثابت کیا جائے کہ امام طحاوی کو ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ، ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن نصر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ معاصرین پر کن کن امور میں فوقیت حاصل ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ: دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ، بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور خطیب تینوں مل کر حدیث میں طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم سنگ ہوتے ہیں، مگر تفقہ اور عقلیت میں طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا پلہ پھر بھی بھاری رہتا ہے۔

امام طحاوی کی تالیفات میں شرح ”معانی الآثار“ امت کے سامنے موجود ہے، جو فقہ وحدیث کا ”مجمع البحرین“ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اب تک دیگر کتب حدیث کی طرح اس کی خدمت نہیں ہوسکی اور اگر ہوئی تو امت کے سامنے نہیں۔ حافظ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے مدۃ العمر اس کا درس دیا اور اس کی تین شرحیں لکھیں، لیکن حیرت ہے کہ ان میں سے کوئی بھی حلیۂ طباعت سے آراستہ نہیں ہوئی اور کئی نامور اہلِ علم نے اس پر کام کیا، مگر کسی کی محنت منظر عام پر نہیں آئی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ محسوس فرماتے تھے کہ اس پر مندرجہ ذیل پہلوؤں سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

الف:......رجال سند کی تحقیق: جس کی روشنی میں حدیث کا مرتبہ متعین ہوسکے۔

ب:......متون کی تخریج: جس سے ایک طرف تو امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہر روایت کے متابعات و شواہد سامنے آجائیں اور طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی احادیث کے قبول کرنے میں بعض لوگوں کو جو کھٹکا ہے، وہ دور ہوجائے، دوسرے حدیث کے متعدد طرق میں واردشدہ الفاظ بیک نظر سامنے آنے سے حدیث کی مراد بھی واضح ہوجائے۔ اسی کے ساتھ دیگر کتب حدیث میں اس حدیث کی نشاندہی کرنے سے ان کتابوں کی شروح کی طرف مراجعت آسان ہوجائے۔

ج:...... امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ ائمہ احناف کے مسلک کی تصریح کر جاتے ہیں اور دیگر مجتہدین کے مذاہب کی طرف اجمالاً اشارہ کر جاتے ہیں، مگر ہر مذہب کے قائلین کی تصریح نہیں فرماتے۔ ضرورت ہے کہ اس اجمال کو رفع کیا جائے۔

د:...... امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً ہر مسئلہ میں احادیث وآثار کے علاوہ ''وجہ النظر'' کے ذیل میں عقلی دلیل کا التزام فرمایا ہے جو خاصی دقیق اور مشکل ہوتی ہے' اس کی تہذیب وتنقیح کر کے مقصد کی توضیح کی جائے۔

ھ:...... حضرات متقدمین کے کلام میں اکثر طوالت ہوتی ہے، جس سے بعض دفعہ مبتدی کو فہم مطالب میں دقت پیش آتی ہے' اس لئے ضرورت ہے کہ طحاوی کے ہر باب کے مقاصد کی تلخیص کی جائے۔ یہ کام متقدمین میں سے حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ کر چکے ہیں' لیکن ان کی یہ تالیف دستیاب نہیں اور ماضی قریب میں حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی تلخیص کی' مگر بہت زیادہ اختصار کی وجہ سے مفیدِ عام نہ ہوسکی۔

و:...... یہ بھی ضرورت ہے کہ ہر باب کی احادیث وآثار کی فہرست مرتب کردی جائے کہ اتنی مرفوع ہیں، اتنی مراسل، اتنی موقوف اور اتنی مکرر۔

ز:...... اور سب سے اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ شرح معانی الآثار کے متن کی تصحیح کی جائے، کیونکہ اس میں بکثرت اغلاط ہیں۔ بعض اغلاط تو ایسی ہیں جن سے عبارت ناقابل فہم بن گئی ہے یا مفہوم بالکل مسخ ہو چکا ہے اور تعجب ہے کہ حافظ جمال الدین زیلعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان جیسے دوسرے اکابر بھی بعض جگہ ان غلطیوں سمیت نقل کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سامنے جو نسخہ تھا' اس میں بھی یہ اغلاط موجود تھیں۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ چاہتے تھے کہ مندرجہ بالا امور کو پیش نظر رکھ کر طحاوی شریف پر کام کیا جائے' چنانچہ آپ نے اپنے تلمیذِ سعید مولانا محمد امین صاحب زید مجدہ کو اس کام پر مامور فرمایا' شروع میں رجال کی تحقیق پر بھی کام ہوتا رہا' چنانچہ کتاب الطہارت تک کوئی ہزار کے قریب رجال کی چھان بین ہوئی' لیکن چونکہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے رجال عموماً صحاح ستہ کے رجال ہیں اور ان پر کافی کام ہو چکا ہے' اس لئے تحقیقِ رجال کا کام فی الحال رکوا دیا۔

اب مولانا موصوف طحاوی شریف پر جو کام کر رہے ہیں' اس کا انداز یہ ہے۔

اولاً:...... ہر باب کی تلخیص۔

ثانیاً:...... اسی تلخیص کے ضمن میں مذاہبِ ائمہ کا بیان۔

ثالثاً:...... ائمہ اربعہ کے مذاہب ان کی کتب فقہ سے بقید حوالہ نقل کرنا۔

رابعاً:...... زیرِ بحث باب کے آثار کی تعداد اور تفصیل۔

خامساً:...... نمبروار باب کی ہر حدیث کی تخریج۔

سادساً:......اصل کتاب کی حتی المقدور تصحیح۔

سابعاً:......حضرت اقدس نوراللہ تعالیٰ مرقدہ کے آخری ایامِ زندگی میں خواہش کے مطابق ہر باب کے آخر میں اس بحث سے متعلق حنفیہ کی مؤید احادیث اور آثار کا اضافہ کیا جو ''شرح معانی الآثار''میں نہیں۔

مناسب ہوگا کہ مولانا موصوف کی تلخیص کا ایک نمونہ یہاں بیان کردیا جائے۔طحاوی شریف میں تین طلاق بیک وقت دینے کی بحث کئی صفحات پر محیط ہے،اس کی تلخیص صرف ایک صفحہ میں کی گئی ہے،جس میں ائمہ کے مذاہب ودلائل بھی آگئے ہیں،حدیثی،فقہی ابحاث کو بھی سمیٹ لیا گیا ہے،اور اس باب کی احادیث کی تعداد کے ساتھ مذاہب کی کتابوں کے حوالے بھی دے دیئے گئے ہیں۔تلخیص کا نمونہ حسبِ ذیل ہے۔

باب الرجل يطلق امرأته ثلثا معًا

زعم أهل الظاهر والزيدية ان من طلق امرأته فى طهر لاجماع فيه فهى واحدة ويحكى ذلک عن طاؤس، وعطاء، وعمرو بن دينار، وأبى الشعثآء وابن جبير، وابن اسحٰق، وابن أرطاة، وابن مقاتل، وغيرهم، واحتجوا بحديث ابن عباس رضى الله عنه : ''كان الثلاث تجعل واحدة علىٰ عهد النبى صلى الله عليه وسلم وابى بكر رضى الله عنه وثلاثًا من إمارة عمر رضى الله عنه'' ولان التطليق ثلاثًا خلاف ماأمر الله تعالىٰ به فلاينفذ، كما إذا أمر رجل رجلا ان يطلق امرأته كذا علىٰ صفة كذا فخالف أمره، وعندالجهور تقع الثلث وبه قالت الأربعة، والاوزاعى، والثورى، واسحٰق، وعامة فقهآء، الأمصار، وانعقد عليه اجماع الصحابة فى عهد عمر. وصح عن غير واحدٍ من الصحابة : منهم ابن عباس راوى حديثهم ذالک. ثم فى حديثه : ''فلما كان زمان عمر قال : أيها الناس! قد كان لكم اناءة وانه من تعجل اناءة الله فى الطلاق ألزمناه''. فخاطب بذالک الناس جميعا، وفيهم من علم ماثبت فى ذالک عن النبى صلى الله عليه وسلم، ولم ينكر عليه منكر، فكان ذالک أكبر حجة على نسخ ماكان، لان اجماعهم على فعل كما يكون حجة، فكذالک اجماعهم على القول، وكما ان اجماعهم فى النقل معصوم عن الخطاء، فكذالک اجماعهم علىٰ رأيٍ محفوظ عن الزلة. ونظائر ذالک كثيرة، منها تدوين الدواوين، والمنع عن بيع ام الولد، والتوقيت فى حد الخمر. وكل ذالک لم يكن فى اول الأمر، ثم أجمعوا عليها لسنوح دليل يرشدهم إلى ذالک. وقد اجيب عن حديثهم باجوبة اخرىٰ، منها : ضعفه من حيث الاسناد. ومنها : انه فى طلاق البتة فجعلها بعض الرواة ثلثا

حسب رأيه. والجواب عن نظرهم أن الواجب بالمخالفة إنما هو التاثم، و هٰذا لاينا فى ان نلزمهم ماالتزموه. لانهم فعلوا مافعلوه لانفسهم، بخلاف الوكيل فانه يفعل مايفعل عن المؤكل ويحل فى افعاله محله فاذا فعل خلاف ماأمره لم ينفذ. وقد رأينا اشيآء نهى الله سبحانه عنها ثم اوجب على من ارتكبها أحكاماً، كالظهار، فانه منكر من القول وزور، ومع ذالک تحرم به المرأة وتجب الكفارة. ونهٰى رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم عن طلاق الحائض ثم أمر ابن عمر بالرجوع لما طلقها. والرجوع لايكون الا بعد الوقوع، وهٰذا بخلاف أمر النكاح، فانه لاينعقد إذا كان على خلاف ماأمر الله تعالٰى كالنكاح فى العدة لان النكاح وكذا سائر العقود لايمكن الدخول فيها الا كما أمر، واما الخروج عنها فيمكن بغير ما امر ايضًا كالصلوٰة لايدخل فيها إلا كما أمره، ويخرج منها بأكل و شرب وكلام وغير ذالک مما ينا فى الصلوٰة، فمن فعلها خرج من صلوٰته وان كان اثما للمخالفة هٰذا. والله سبحانه اعلم.

وجميع ما فى الباب (۲۰) أثرا، المرفوع منها خمسة والثلٰثة منها معلقة وغيرها موقوفة. وراجع للمذاهب المعالم ۳/ ۳۳۸_۳۳۹_ المبسوط للسرخسى ۶/ ۵۷. وبداية المجتهد ۲/ ۶۰_ والمغنى ۷/ ۱۰۴ ثم أعلم ان فى السئلة مذهبًا ثالثاً وهو مذهب الامامية فانهم قالوا : لايقع شئى.

اس تلخیص کے بعد باب کی ایک ایک حدیث کی تخریج شروع ہوتی ہے اوراس ضمن میں حدیث کے طرقِ صحیحہ، ضعیفہ اور معللہ پر بھی تنبیہ کردی گئی ہے۔ تخریج کے سلسلہ میں یہ بتانا بھی ضروری ہوگا کہ مرفوع احادیث تو اکثر و بیشتر صحاح، سنن، مسانید اور معاجم میں مل جاتی ہیں اور ان کی تخریج کی جاسکتی ہے، مگر طحاوی شریف میں آثارِ صحابہ بھی بکثرت ہیں اور کتبِ حدیث سے ان کے مآخذ تلاش کرنے میں بڑی مشکل پیش آتی ہے۔ اس لئے کہ کتبِ احادیث میں آثار کی تخریج بہت کم ہوئی ہے۔ مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن سعید بن منصور وغیرہ میں آثارِ صحابہ وتابعین کا اچھا ذخیرہ جمع ہوگیا ہے، لیکن مؤخرالذکر دونوں اہم مراجع مکمل صورت میں شائع نہیں ہوئے۔ مؤلف نے آثار کے تتبع میں ایک طرف تو ان کتابوں کی مراجعت کی، دوسری طرف سننِ بیہقی، سننِ دارقطنی، المحلی لابن حزم، جامع البیان فی تفسیر القرآن للطبری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے فائدہ اٹھایا اوراس پر مستزاد یہ کہ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل دفاتر کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔

۱:...... تاریخ بغداد — خطیب بغدادی — ۱۴ مجلدات

۲:......	حلیۃ الاولیاء	ابونعیم اصفہانی	۱۰مجلدات
۳:......	طبقات	ابن سعد	۸مجلدات
۴:......	تاریخ کبیر	امام بخاری	۸مجلدات
۵:......	الکنی	ابوبشر دولابی	۲مجلدات
۶:......	معجم صغیر	طبرانی	۱جلد
۷:......	تاریخ جرجان	حمزہ سہمی	۱جلد

اور پھر ان سات کتابوں کی تمام احادیث و آثار کو کتب حدیث وفقہ کی ترتیب میں مرتب کیا۔ مولانا موصوف نے تو صرف اپنی تخریج کے لئے یہ کام کیا تھا، مگر یہ بجائے خود ایک ایسا علمی کارنامہ ہے جس پر علمی دنیا کو ناز ہونا چاہئے اور اگر یہ محنت مطبوعہ شکل میں سامنے آجائے تو اہل علم کے لئے گرانقدر تحفہ ہوگا۔

حافظ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح طحاوی کا نسخہ مصر میں موجود ہے اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک مدت سے اس کے حصول کے لئے کوشاں تھے، الحمدللہ کچھ عرصہ پہلے اس کی مائیکروفلم پہنچ گئی ہے اور اب مولانا محترم اپنی تخریج کا حافظ بدرالدین کی تخریج سے مقابلہ کررہے ہیں، تاکہ اگر اپنے کام میں نقص ہو تو اس سے اس کا تدارک کرلیا جائے۔ مناسب ہوگا کہ اس مقابلے کا بھی ایک نمونہ قارئین کے سامنے آجائے۔

''باب سور الھرۃ''میں حدیث ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کے لئے حافظ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم، ابن خزیمہ اور ابن مندہ کا حوالہ دیا ہے، جبکہ ہمارے مولانا محمد امین صاحب زید مجدہٗ مندرجہ ذیل حوالوں سے اس حدیث کی تخریج کرچکے ہیں۔

۱:......	موطا مالک	ص:۸
۲:......	موطا محمد	ص:۸۳
۳:......	شافعی: کتاب الام	ج:۱ص:۶
۴:......	عبدالرزاق	ج:۱۰ص:۱۰۱
۵:......	مسند احمد	ج:۵ص:۳۰۳/۳۰۹
۶:......	ابوداؤد	ج:۱ص:۱۱۔۱۲
۷:......	نسائی	ج:۱ص:۳۶
۸:......	ابن ماجہ	ص:۳۰
۹:......	مسند حمیدی	ص:۴۳۰

۱۰:......ابن خزیمہ	ج:۱ص:۵۵
۱۱:......ابن سعد	ج:۸ص:۴۷۸
۱۲:......ابن ابی شیبہ	ج:۱ص:۳۱
۱۳:......ابن حبان: بحوالہ امواردالظمآن	ص:۶۱
۱۴:......ابن جارود	ص:۳۰
۱۵:......بیہقی	ج:۱ص:۲۴۵/۲۶۶
۱۶:......بغوی	ج:۲ص:۶۹
۱۷:......ابن مندہ بحوالہ نصب الرایہ	ج:۱ص:۱۳۷
۱۸:......دارمی	ص:۱۰

اور ہر حوالہ کی تخریج کے ساتھ اس کے طریق اور متن کے الفاظ کی طرف بھی مختصر اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ اس باب کی اٹھارہ احادیث میں سے صرف ایک حدیث کی تخریج کی مثال ہے۔ اس سے مؤلف کی محنت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ اب تک یہ کام کتاب المناسک تک ہوچکا ہے، حق تعالیٰ اس کی تکمیل فرمائے اور یہ امت کے سامنے آجائے تو یہ ایک عظیم علمی وفقہی اور حدیثی خدمت ہوگی اور یہ حضرت الشیخ بنوری نور اللہ تعالیٰ مرقدہ کے مآثر کا صرف ایک گوشہ ہے۔

......☆......☆......☆......